مدیر کے نام

پروفیسر ڈاکٹر احسان الحق ' جامعہ کراچی

ترجمان القرآن (جنوری ۲۰۰۲ء) کے اشارات نہایت فکرانگیز' وقت کی آواز اور مستقبل کا بہترین لائحہ عمل تھے۔ مولانا مودودیؒ کی یاد تازہ ہوگئی۔

حقیقت یہ ہے کہ ۱۱ستمبر کے بعد جہاں دُنیا معاشی' سیاسی' جغرافیائی اور سماجی اعتبار سے تہ و بالا ہوئی وہیں فکری اعتبار سے بھی حیرت زدگی (astonishment)' درماندگی اور بے چارگی کا شکار ہوئی۔ بالخصوص مسلم دُنیا اور اس میں برپا اسلامی تحریکوں کے لیے بالکل ایک نیا چیلنج سامنے آیا اور یہ حقیقت مبرہن ہوئی کہ محض ذہنی وفکری انقلاب اور دلیل و برہان کی طاقت پیش پا افتادہ زمینی حقائق کو تبدیل کرنے کے لیے کافی نہیں ہے بلکہ عسکری وتکنیکی قوت کی برتری ازبس ضروری ہے۔ لیکن کیا مسلم دنیا اگلے ایک سو سال میں بھی (یک قطبی دنیا) یورپ و امریکہ کے مقابلے کی عسکری وتکنیکی قوت فراہم کر سکے گی؟ موجودہ صورت حال میں اس کا جواب نفی میں ہے۔ بڑھتی ہوئی حرص اور مفادات کی جنگ نے مسلم دُنیا کو ٹکڑے ٹکڑے کر رکھا ہے۔ ''اُمت'' ہونے کا تصور عنقا ہو گیا ہے۔ عرب وعجم کی تقسیم اس پر مستزاد ہے۔ مسلم ممالک نفسانفسی کا شکار ہیں۔ اس صورت حال میں ہمیں ایک تازہ فکر اور نئی اسٹرے ٹیجی ''حکمت عملی'' اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ ترجمان القرآن کے تازہ اشارات نے اس سلسلے میں کافی رہنمائی کی ہے۔

دراصل ہمیں مغرب کو اپنا حریف سمجھنے کے بجائے دعوت کے ذریعے اسے اپنا حلیف بنانے کی فکر کرنا چاہیے۔ دعوت کے لیے میدان نہایت سازگار ہے۔ ۱۱ستمبر کے بعد جہاں بہت سے ناخوش گوار واقعات سامنے آئے' وہیں اس تصویر کے دوسرے رُخ کے بہت سے مثبت پہلو ہیں جو ہماری توجہ کے طالب ہیں۔ میرے حالیہ سفر امریکہ کا مشاہدہ ہے کہ میڈیا کی تمام تر نفرت انگیز مہم کے باوجود' عام امریکیوں میں اسلام کے بارے میں جاننے کے لیے ایک نئی تڑپ پیدا ہوئی ہے۔ وہاں کے ذمہ دار مسلمانوں نے سوسائٹی کے اس رجحان کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اسلامک سنٹروں میں ''اسلام کے کھلے گھروں'' Open Houses of Islam کے نام سے دعوہ مہم شروع کی جو نہایت کامیاب ہوئی۔ کنساس کے ایک چھوٹے سے شہر میں اس ''دعوہ ہاؤس'' کو دو دنوں میں ۶ ہزار امریکیوں نے دیکھا۔ اسلام پر تمام لٹریچر فروخت ہوگیا۔ ڈلاس میں ایک ایک امریکی کو قرآن کی باترجمہ کاپی کے حصول کے لیے دو دو گھنٹے لائن میں لگنا پڑا۔ چنانچہ امریکی تاریخ میں پہلی مرتبہ قرآن حکیم کی مانگ اتنی زیادہ ہوئی جسے پورا کرنا مشکل ہوگیا۔ میری رائے میں جس دن امریکیوں پر صہیونی میڈیا کا دجل وفریب کھل گیا ان شاء اللہ امریکہ میں قبولیت اسلام کی رفتار یدخلون فی دین اللّٰہ افواجاً کا منظر پیش کرے گی۔

اس سلسلے میں جان واکر (امریکی طالبان کا ایک فرد) کے والد کے انٹرویو' جو میں نے خود سنا' کا ذکر بے جا نہ ہوگا۔ جب ان سے سوال کیا گیا کہ آپ کا بیٹا طالبان کا ساتھ دے کر اپنی حکومت سے غداری کا مرتکب کیوں ہوا؟ والد کا